19-8-2020

Name - Faiz Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - خاکہ نگاری - ایک تعارف

Topic - Khakanigari - An Introduction

BA (H) - PART I

خاکہ نگاری

خاکہ انگریزی اصطلاح اسکیچ کا بدل ہے۔ اس میں کسی کی شخصیت یا سیرت کی تصویر کشی پیش کی جاتی ہے۔

عام طور پر خاکہ نگار اپنے ذاتی مشاہدہ، تعلق اور تجربے کی بنیاد پر کسی شخص کے کردار کو پیش کرتا ہے۔ اس میں کردار کی چند جھلکیوں کو پیش کیا جاتا ہے یا تصویر کشی کی جاتی ہے۔ یہ کردار حقیقی بھی ہو سکتے ہیں اور مثالی یا خیالی بھی۔ خاکہ کی آسان تعریف یہ ہے کہ یہ دراصل قلمی تصویر یا لفظوں سے بنائی گئی کسی کسی کردار کی تصویر کو کہتے ہیں۔ بقول محمد حسین آزاد یہ قلم سے بنائی ہوئی شبیہ ہے۔

خاکہ نگاری ادب کی ایک صنف ہے جس میں شخصیتوں کی تصویریں اس طرح براہ راست کھینچی جاتی ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن

دونوں کرداروں کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جیسے پڑھنے والے نے صرف فلمی چہرہ دیکھا ہے بلکہ خود
اسے دیکھا بھالا سمجھا ہوتا ہے۔

خاکے کا کردار پرکشش ہونا چاہیے اور اس کی زندگی پیچ و خم
سے پر ہونی چاہیے۔ اس سے خاکے میں کشش پیدا ہوتی ہے۔
اسی طریقے سے خاکہ نگار انداز، لفظوں سے طور پر کشش کی صلاحیت
ہونی چاہیے۔ اسلوب کا دلچسپ ہونا بھی بے حد ضروری ہے کیونکہ
اس سے رنگ و روغن پیدا ہوتے ہیں۔ خاکہ نگار کے لیے یہ بھی اہم
ہے کہ وہ جس کی طور پر پیش کر رہا ہو اس کی سچی اور صحیح طور پر
پیش کرے۔ اس صنف میں کم سے کم لفظوں میں زیادہ بات
کہنے کا سلیقہ ہونا چاہیے یعنی اختصار کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ
کسی بھی خاکہ نگار کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

Scanned with CamScanner

خاکے میں وحدتِ تاثر کا ہونا بے حد ضروری ہے ۔

اردو ادب میں ~~غزلوں میں~~ خاکوں کی جھلکیاں شاعروں کے تذکروں میں دیکھنے کو ملتی ہیں ۔ انشاء اللہ خاں انشا کی کتاب ' دریائے لطافت ' میں یہ صورت واضح ہوتی ہے اور محمد حسین آزاد کی ' آبِ حیات ' میں اس کی بھرپور صورت ابھر کر سامنے آتی ہے ۔ لیکن اس کی باقاعدہ شروعات فرحت اللہ بیگ کے خاکے ' نذیر احمد کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی ' سے ہوئی ۔ اردو کے مشہور خاکہ نگاروں میں مولوی عبدالحق ، آغا حیدر حسن ، محمد شفیع دہلوی ، شاہد احمد ہاشمی ، خواجہ غلام السیدین ، عبدالرزاق کانپوری ، عبدالماجد دریابادی اور رشید احمد صدیقی وغیرہ اہم ہیں ۔ عصمت چغتائی ~~کا~~ نے " عظیم بیگ چغتائی " پر بہترین خاکہ پیش کیا ہے ۔ ان کا خاکہ ' دوزخی ' اردو کا بہترین خاکہ ہے ۔ منٹو کے شخصی خاکوں کے تین مجموعے ' گنجے فرشتے ' ، ' لاؤڈ اسپیکر ' اور ' فلمی شخصیتیں '

کافی مقبول ہوئے۔ فلمی شخصیتوں پر انیس امروہوی کے

خاکوں کا مجموعہ "وہ بھی ایک زمانہ تھا" اور "وہ جن کی یاد آتی

ہے" کو بھی کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ شوکت تھانوی کا

"شیش محل" اور "قاعدہ بے قاعدہ" خاکہ نگاری کا بہترین

نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اعجاز حسین کا مجموعہ "ملک ادب کے

شہزادے"، چراغ حسن حسرت کا مجموعہ "مردم دیدہ"

فرحت کاکوروی کا مجموعہ "صید و ہدف"، رشید احمد جعفری

کا مجموعہ "دید و شنید"، محمد طفیل کے مجموعے "صاحب"، "جناب"،

"آپ"، "محترم"، اور "مکرم"، عبدالمجید سالک کا مجموعہ "یاران کہن"،

شاہد احمد دہلوی کا مجموعہ "گنجینۂ گوہر" اور علی جواد زیدی

کا مجموعہ "آپ سے ملیے"، کافی مقبول ہوئے۔ مشتاق احمد یوسفی

اور مختار مسعود نے بھی بہترین خاکے لکھے ہیں۔ مجتبیٰ حسین بھی

بہترین خاکہ نگار رہیں۔